Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۸/۴۳ | ہفتہ۔ ۱۹۔ محرم الحرام ۱۴۱۴ھ، ۱۰۔ وفا ۱۳۷۲ہش، ۱۰۔ جولائی ۱۹۹۳ء | نمبر ۱۵۴

محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کی صحت پہلے سے بہتر ہے

نوبل انعام یافتہ احمدی سائنسدان محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی صحت آجکل خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہو رہی ہے وہ ان دنوں آکسفورڈ میں ایک انٹرنیشنل کانفرنس میں شریک ہیں۔ اس سے قبل انہوں نے خلیج کے ممالک اور بنگلہ دیش کا بھی دورہ کیا تھا۔

احباب کرام سے محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کی کامل صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی وفات پر تعزیتی قرار دادیں

صدر انجمن احمدیہ

صدر انجمن احمدیہ کا یہ خصوصی اجلاس سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مایہ ناز شخصیت، انتہائی مخلص اور فدائی خادم حضرت شیخ محمد احمد مظہر ایڈووکیٹ کی وفات پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت شیخ صاحب کے جملہ پسماندگان کی خدمت میں تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفیق حضرت منشی ظفر احمد کپور تھلوی کے فرزند تھے۔ آپ کی پیدائش ۱۸۹۶ء میں ہوئی تھی۔ اور آپ کو یہ شرف حاصل تھا کہ آپ کا نام حضرت بانی سلسلہ نے خود تجویز فرمایا تھا۔

حضرت شیخ صاحب ایک ماہر قانون دان تھے۔ آپ نے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے) کی رہنمائی میں کشمیریوں کی جدوجہد آزادی ۱۹۳۱ء میں انتہائی بے سروسامانی کے حالات میں کشمیریوں کی بہت ناقابلِ فراموش قانونی خدمات سرانجام دی تھیں۔ آپ نے ریاست کی عدالتوں میں سینکڑوں مقدمات کی بلا معاوضہ پیروی کی اور سینکڑوں بے گناہ مسلمانوں کو ڈوگرہ راج کی جیلوں سے آزاد کرایا۔ ملکانہ کی تحریک میں بھی آپ نے حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے دین کے دفاع میں نمایاں خدمات سرانجام دیں۔

آپ نہ صرف ماہر قانون دان تھے بلکہ آپ فلالوجی (علم لسانیات) کے عالمی سطح کے ایک معروف سکالر تھے۔ آپ نے اپنی مصروف زندگی کے باوجود حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی معرکۃ الآراء تصنیف منن الرحمٰن کی روشنی میں دنیا کی مشہور ۳۵ زبانوں کو عربی سے ماخوذ ثابت فرمایا ہے۔ اس علم پر آپ کی تقریباً ایک درجن کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ اور دنیائے علم میں خراجِ تحسین حاصل کر چکی ہیں۔

آپ ۱۹۴۹ء سے ۱۹۹۳ء تک چوالیس سال کا طویل عرصہ جماعت احمدیہ فیصل آباد شہر و ضلع کے امیر رہے اور بڑے پُر آشوب حالات میں بھی آپ نے ہمیشہ جماعت کی صحیح رہنمائی فرمائی۔

۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی میں جماعت احمدیہ کا جو وفد پیش ہوا تھا حضرت شیخ صاحب اس کے ایک ممبر تھے۔ آپ شروع سے ہی انجمن احمدیہ وقف جدید کے ایک فعال ممبر تھے اور جماعت احمدیہ کی مجالس مشاورت میں آپ کو دو سال تک صدارت کا شرف حاصل ہوا۔

آپ کو ائمہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے انتہائی عقیدت کا تعلق تھا۔ اور خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے انتہائی محبت رکھتے تھے۔ آپ کی رائے بہت پختہ اور صائب ہوتی تھی۔ سلسلہ کی جملہ روایات کے امین تھے۔ آپ کی سیرت، اخلاق اور گفتگو میں رفقائے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا رنگ پایا جاتا تھا۔ آپ کی شفقت، بزرگی اور تقویٰ کے نتیجہ میں جماعت میں آپ کو انتہائی احترام کا مقام حاصل تھا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کی بخشش فرمائے اور آپ کے درجات بلند فرمائے اور حضرت شیخ صاحب کے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ہم ہیں ممبران
صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ

مجلس افتاء

مجلس افتاء کا یہ اجلاس سلسلہ عالیہ احمدیہ کے فاضل اجل جید عالم اور بے لوث خادم حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی وفات پر گہرے غم کا اظہار کرتا ہے۔

آپ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بلند پایہ قدیم رفیق حضرت منشی ظفر احمد صاحب کے صاحبزادے تھے۔ آپ کا نام حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے رکھا تھا اور آپ کے لئے درازیٔ عمر کی دعا فرمائی تھی۔ چنانچہ آپ ۹۷ سال کی لمبی عمر پا کر ایک نہایت بامراد زندگی گذار کر فوت ہوئے۔

آپ گو اصطلاحی طور پر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفیق نہیں تھے لیکن آپ کے بلند مقام اور مرتبہ کے لحاظ سے حضرت ”جماعت احمدیہ“ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رفقاء میں شمار فرمایا ہے۔

آپ کی علمی اور قومی خدمات سنہری حروف سے لکھی جانے کے قابل ہیں۔ علم لسانیات میں آپ نے خاص طور پر نہایت شاندار خدمات سرانجام دی ہیں۔ اور اس میں آپ دنیا کے چوٹی کے ماہرین میں شمار کے لائق ہیں۔

مجلس افتاء میں بھی آپ کی خدمات بہت قابلِ قدر ہیں۔ ۱۹۵۲ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) نے مجلس افتاء کے ممبران کا تقرر فرمایا تو

باقی صفحہ ۷ پر

مکرم چودھری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل المال ثانی۔ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چچازاد بھائی اور بہنوئی مکرم محترم چوہدری غلام مجتبیٰ صاحب ایڈووکیٹ لاہور کی وفات پر اندرون و بیرون پاکستان میں مقیم دوست احباب اور اعزہ و اقارب نے خطوط کے ذریعہ اور بالمشافہ اور بذریعہ فون خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ چچی جان، اور سب بچوں بھائی صاحب کی ہمشیرگان اور خاکسار سے حسب خلوص اور محبت و ہمدردی سے تعزیت کی ہے اس کے شکریہ کے لئے ہمارے پاس الفاظ نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ فرداً فرداً شکریہ کے خطوط لکھ رہے ہیں لیکن یہ لمبا کام ہے وقت لے گا۔ بذریعہ الفضل سب کی خدمت میں شکریہ کے جذبات کے ساتھ عاجزانہ درخواست دعا عرض ہے۔ ان کا ایک ہی بیٹا ہے جو امریکہ میں ہے، ڈاکٹر غلام مقتدا، اور پانچ بیٹیاں ہیں جن میں سے ایک شادی شدہ ہے۔ جملہ پسماندگان کے لئے بھی درخواست دعا عرض ہے۔

ہونہار احمدی طالب علم کا اعزاز

ORIENT کمپنی کی طرف سے احمدی طالب علم کے لئے گولڈ میڈل اور دس ہزار روپے کا اعلان

احباب جماعت کو یہ معلوم ہو کر خوشی ہوگی کہ مکرم محمد محمود طاہر (شاہد) ابن مکرم چوہدری محمد صادق صاحب اکاؤنٹنٹ وکالت تبشیر ربوہ جنہوں نے امسال اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے شعبہ ابلاغیات میں ۸۶۴/۱۲۵۰ نمبر لے کر ایم۔اے ابلاغیات (جرنلزم) کا گذشتہ ریکارڈ توڑ کر نیا ریکارڈ قائم کیا ہے۔ انہیں پاکستان کی معروف اشتہار ساز کمپنی ORIENT کی طرف سے ایم۔اے ابلاغیات میں ٹاپ کرنے پر

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۰ وفا ۱۳۷۲ھ ۱۰ جولائی ۱۹۹۳ء

تاریخ سے سبق اور حوصلہ

تاریخ سبق بھی دیتی ہے اور حوصلہ بھی۔ سبق اس طرح کہ تاریخ نام ہے واقعات کا۔ ازمنہ گذشتہ میں کیا کچھ ہو چکا ہے اور تاریخ نام ہے واقعات کے نتائج کا۔ کس واقعہ کا کیا نتیجہ نکلا۔ اور کیوں نکلا۔ واقعہ سے سبق ملتا ہے اور نتائج سے حوصلہ۔

جب سے انسان نے اس دنیا میں قدم رکھا ہے نیکی اور برائی کی جنگ جاری ہے۔ خیر اور شر کا تصادم ایک ایسی حقیقت ہے جس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ اسی طرح طاقت اور بے طاقتی برسرِپیکار ہیں یہ سب باتیں واقعات کی صورت میں رونما ہوتی ہیں۔ خیر اور شر کی لڑائی کا واقعہ۔ طاقتور اور کمزور کے تصادم کا واقعہ۔ اکثریت اور اقلیت کا جھگڑا۔ لیکن یہ سب واقعات اپنی اپنی اہمیت کو وقت کے آئینہ میں دکھاتے ہیں۔ خیر پچھڑتا نظر آتا ہے۔ شر دندناتا ہے اور پھر آہستہ آہستہ خیر ابھرتا ہے اور شر کی آواز مدھم ہونے لگتی ہے طاقتور کمزور کے سر پر ٹھینگا مارتا ہے۔ اور کمزور کراہتا ہے۔ لیکن آہستہ آہستہ کمزور کا درد کم ہوتا چلا جاتا ہے اور طاقتور کے پیٹ میں بل پڑنے لگتے ہیں اور اسکی زندگی اجیرن ہو کر رہ جاتی ہے۔ عوام کچھ سوچتے ہیں وقت کچھ کہتا ہے وہی عوام جو کل کسی پر پتھراؤ کرتے ہوئے ہنستے تھے آج رو رہے ہیں۔ یہ تضادات ایک معمہ ہیں۔ لیکن یہی تضادات حوصلہ کا باعث ہیں۔ خیر کے لئے۔ نیکی کے لئے۔ کم طاقتی اور بے بضاعتی کے لئے۔ کیونکہ تاریخ بتاتی ہے کہ جو کچھ آج نظر آتا ہے۔ وہ کل کا نقشہ نہیں ہے۔ آج کے دباتے والے کل خود دب جائیں گے اور آج کے دبے ہوئے لوگ کل کو ابھریں گے۔

اپنے ضمیر کو صاف رکھئے اور اس یقین کے ساتھ آگے بڑھئے کہ آج دوسروں کا ہے تو کل ہمارا ہے۔ نہ عوام الناس کے فیصلے درست ہو سکتے ہیں نہ حکومتوں کے۔ سب کچھ بدل جایا کرتا ہے سب کچھ بدل جاتا رہا ہے تاریخ اسی صورت میں ہمیں حوصلہ دیتی ہے۔

مٹتا نہیں جنکو وہ مٹائے نہیں مٹتے
تم انکو دباؤ گے تو ابھریں گے زیادہ
افلاک کی رفعت کو سمجھتے ہیں وہ منزل
غیروں کے تشدد کو بنا لیتے ہیں جادہ

ابوالاقبال

ہم لوگ باغ و بَن میں مثالِ صبا چلے

بے اعتنا و بے دِل و بے مُدّعا چلے
یُوں کارواں کے ساتھ چلے بھی تو کیا چلے

کی بھی تو بے حضوریٔ دل سے ادا نماز
ناآشنا کے پاس سے ناآشنا چلے

وہ جو رہِ وفا سے رہے ہیں گریز پا
آوارگی کے دشت میں بے دست و پا چلے

دیکھو ہمیں بھی دی ہے مسیحا نے زندگی
دیکھو کہ ہم بھی مَوت سے آنکھیں ملا چلے

ذکرِ حبیب نالۂ دِل چشمِ اشکبار
کس عمدگی سے دوستی اپنی نبھا چلے

جس دَر کے ہو گئے اُسی دَر پر پڑے رہے
ہم وہ نہیں جو آ کے لگا کر صدا چلے

راہِ وفا کی تلخی و راحت سے بے نیاز
ہم لوگ باغ و بَن میں مثالِ صبا چلے

ناہیدؔ ہو تو سکتے ہیں دل مطمئن اگر
شہرِ خرد میں کیفِ جنوں کی ہَوا چلے

عبد المنان ناہیدؔ

"گناہ حقیقت میں ایک زہر ہے اور خدا کی نافرمانی ایک بھسم کر دینے والی آگ ہے۔" (حضرت امام جماعت احمدیہ الاوّل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

دی نیوز انٹرنیشنل

۲۶۔ مئی ۱۹۹۳ء

Home, sweet home

From Andleeb Naqvi

Recently I read a letter from Mr. Arif Ullah Khan in News Post about his bitter experience after returning home to Charsadda after about seven years. His conceptions and dreams regarding "home sweet home" were dashed to the ground and he was so frustrated that there was no alternative but to go back.

Who is to be blamed for all this is a question which is constantly bothering our minds. Our approach is totally materialistic which deals with our loss and gain only for ourselves. We are doing nothing but criticising.

We only try to make our life easy and comfortable by easy means and escape hard work.

All Pakistanis employed outside the country, work very hard and are very efficient but in their own homeland they skip hard work. They are harming themselves and their country.

If all of us want to leave the country for our own comfort, how can our country get out from the ranks of developing countries and join the developed ones?

I am not suggesting that you should not try to make your living comfortable but I want to say that it is our one of our foremost duties and a right of our dear motherland that we should work for her honestly.

And if we are honest and fair in our dealings then there will be no corruption.

Haripur

The News International, Wednesday, May 26, 1993

دی نیوز انٹرنیشنل کے ۲۶, مئی ۱۹۹۳ء کے شمارے میں خطوط کے کالم میں عندلیب نقوی نے لکھا ہے۔

حال ہی میں میں نے مسٹر عارف اللہ خان کا ایک خط "نیوز پوسٹ" میں پڑھا جس میں انہوں نے کینیڈا میں سات سالہ قیام کے بعد (اپنے وطن) آنے پر تلخ تجربات کا ذکر کیا ہے۔ ان کے خیالات اور ان کے خواب جو "گھر پیارا گھر" کے متعلق تھے وہ سب چکنا چور ہو گئے اور وہ اتنے مایوس ہوئے کہ ان کے خیال میں واپس چلے جانے کے علاوہ کوئی متبادل نہیں تھا۔

اس ساری بات کے لئے کس کو موردِ الزام گردانا جا سکتا ہے۔ یہ ایک ایسا سوال ہے جو ہمیشہ ذہنوں پر طاری رہتا ہے۔ ہمارے خیالات مکمل طور پر مادہ پرست نہیں جو ہمارے اپنے لئے نقصانات اور فوائد ہی کے گرد گھومتے ہیں۔ ہم کرتے تو کچھ نہیں لیکن تنقید ضرور کرتے ہیں۔ ہم آسان راہوں سے اور کام کو ترک کر کے اپنی زندگی کو آسان اور آرام دہ بناتے ہیں۔

تمام ایسے پاکستانی جو بیرونی ممالک میں ملازمت کرتے ہیں۔ بہت محنت سے کام کرتے ہیں اور بہت اچھا کام کرتے ہیں۔ لیکن اپنے وطن میں وہ محنت سے جی چراتے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو بھی نقصان پہنچاتے ہیں اور اپنے ملک کو بھی۔

اگر ہم سب یہ چاہتے ہیں کہ اپنے آرام کی خاطر اپنا ملک چھوڑ کر چلے جائیں تو ہم اپنے ملک کو ترقی پذیر ممالک کی فہرست سے نکال کر ترقی یافتہ ممالک میں کس طرح شامل کر سکتے ہیں۔ میری یہ تجویز نہیں ہے کہ آپ اپنے رہن سہن کو بہتر اور آرام دہ نہ بنائیں لیکن یہ ضرور کہنا ہے کہ یہ ہمارا اولین فریضہ ہے اور ہماری مادرِ وطن کا ہم پر حق ہے کہ ہم اس کے لئے دیانت داری سے کام کریں۔ اور اگر ہم دیانت دار ہیں اور ٹھیک ٹھیک کام کرتے ہیں تو یہاں کسی قسم کی کرپشن کا کوئی امکان نہیں۔

یہ خط ہری پور سے لکھا گیا۔

دی نیوز انٹرنیشنل

۲۷۔ اپریل ۱۹۹۳ء

Cheating in exams

From Wakqas K. Ally

Some days back I had a chance of watching the weekly Urdu programme for youth "Aisa keun hota hai ? " from Lahore TV station. The producer as well as the hosts of this programme must be congratulated on doing such a nice show. It really gives an insight into the problems of our youth.

The topic under discussion in this show which was aired on April 19 was the "presence of the cheating syndrome among the students". The participants, students from differed educational institutes, gave their points of view on the subject. Some were of the view that our examination system is to be blamed, others thought that the change in the evaluation made will check the cheating syndrome.

A number of them also blamed the government for its absence of any educational policy or its implementation. They blamed the teaching staff too (in which they were justified to some extent). One of the most positive aspects which emerged from this discussion was that they themselves accepted cheating and quite boldly accused their parents who encouraged them to cheat.

All in all, they accepted that a majority of students use unlawful tactics in examinations. These participants also proposed a number of steps/remedies to eliminate and/or keep a check on cheating.

A number of these participants were of the opinion that a change in the examination system from annual to semester will be an effective blow to the cheating syndrome. Some thought that an increase in the objective type questions will also lessen the cheating process. Others were of the view that a change in the evaluation of papers might stop cheating.

In the words of one of the participants :"We should not be indifferent to the happenings (cheating) in our surroundings but should try to stop it by not cheating ourselves and also by convincing our friends not to do so."

This is the pattern of thinking which is needed in our youth and if this emerges then this syndrome can be eliminated.

One of the biggest causes of cheating among the students are student unions which not only encourage cheating but also propagate it. Similarly supervising staff in examination centres are also very much involved in this matter. Every student is aware of the sale of examination centres in Lahore and other cities like Sialkot and Faisalabad.

In the end I can only say that a lot has been said and written and will continue to be said about the cheating syndrome among students unless and until people in higher offices do some serious thinking about this matter.

Once again my felicitations to the hosts and the working staff of this programme on doing such a fine programme.

Rawalpindi

The News International,

دی نیوز انٹرنیشنل کے ۲۷, اپریل ۱۹۹۳ء کے شمارے میں خطوط کے کالم میں وقاص۔ کے۔ علی کہتے ہیں۔

چند روز ہوئے مجھے لاہور ٹیلیوژن کا نوجوانوں کے لئے پیش کیا جانے والا اردو پروگرام "ایسا کیوں ہوتا ہے" دیکھنے کا موقعہ ملا۔ اس پروگرام کے پروڈیوسر اور میزبان مبارک باد کے مستحق ہیں کہ وہ ایک ایسا اچھا پروگرام پیش کرتے ہیں۔ اس پروگرام کے لئے نوجوانوں کے مسائل سامنے آتے ہیں۔

جو موضوع ۱۹, اپریل کے پروگرام میں پیش کیا گیا تھا وہ امتحانات میں طلباء کی طرف سے چیٹنگ کے متعلق تھا۔ اس کے شرکاء مختلف تعلیمی اداروں سے آئے ہوئے تھے اور انہوں نے اس موضوع پر اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ بعض کا خیال تھا کہ ہمارا امتحانی نظام ایسا ہے کہ الزام اسی پر آتا ہے۔ بعض دوسرے شرکاء کا خیال تھا کہ یہ دیکھنا کہ طالب علم کی قابلیت کتنی ہے اس چیٹنگ کو ختم کر سکتی ہے۔

متعدد طلباء نے یہ الزام پیش کیا کہ حکومت کی کوئی تعلیمی پالیسی نہیں ہے یا اگر ہے تو اس کو نافذ نہیں کیا جاتا۔ انہوں نے اساتذہ کو موردِ الزام ٹھہرایا۔ جس میں وہ کسی حد تک درست بھی تھے۔ ایک نہایت نمایاں پہلو جو کہ گفتگو سے سامنے آیا وہ یہ تھا کہ سب نے اس بات کا اعتراف کیا کہ چیٹنگ کی جاتی ہے اور نہایت جسارت مندانہ طریق پر کی جاتی ہے۔ اور نہایت جرأت مندانہ طریق پر انہوں نے اپنے والدین کو موردِ الزام ٹھہرایا جو چیٹنگ کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ انہوں نے اس بات کا اعتراف کیا کہ طلباء کی اکثریت امتحانات میں غیر قانونی طریقے اختیار کرتی ہے۔ ان شرکاء نے بعض اقدام اور علاج تجویز کئے تاکہ اس چیٹنگ کو ختم کیا جا سکے یا اسے کم کیا جا سکے۔ ان شرکاء میں سے کئی ایک کا خیال یہ تھا کہ امتحانی سسٹم میں تبدیلی لائی جائے۔ موجودہ سالانہ امتحان کی بجائے سیمسٹر کا طریق اختیار کرنا چیٹنگ کے لئے ایک خاصا مؤثر دھچکا ثابت ہوگا۔ بعض نے اس بات کا اظہار کیا کہ ہمارے اس قسم کے خیالات کی اکثریت چیٹنگ کو ختم کر دے گی۔ ان کے علاوہ بعض اور دیگر شرکاء کا خیال تھا کہ بچوں کی ایویلوایشن (یہ دیکھنا کہ وہ کیسے ہیں) چیٹنگ کو ختم کر سکتا ہے۔ ایک شریکِ محفل نے کہا ہمیں اس بات سے ناواقف نہیں رہنا چاہیئے کہ ہمارے ماحول میں کیا کچھ ہو رہا ہے۔ (چیٹنگ) بلکہ ہمیں چاہیئے یہ کہ ہم خود چیٹنگ نہ کرتے ہوئے اس بات کا خاتمہ کریں اور اپنے دوستوں کو اس بات پر اتفاق کروائیں کہ چیٹنگ اچھی بات نہیں ہے۔

یہ ہیں وہ خیالات جو ہمارے نوجوانوں میں پائے جاتے ہیں اور اگر ان پر عمل کیا جائے تو چیٹنگ کو ختم کیا جا سکتا ہے۔ چیٹنگ کی ایک سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ طلباء کی یونین قائم ہیں اور وہ نہ صرف چیٹنگ کی حوصلہ افزائی کرتی ہیں بلکہ اس کو مشتہر بھی کرتی ہیں۔ اسی طرح امتحانی مراکز میں نگران سٹاف بھی اس کے خاصے ذمہ دار ہیں۔ یہ بات ہر طالب علم کو معلوم ہے کہ لاہور میں امتحانی مراکز بکتے ہیں اور دوسرے شہروں میں بھی یعنی سیالکوٹ اور فیصل آباد میں۔ آخر میں میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ اس موضوع کے متعلق بہت کچھ کہا گیا ہے بہت کچھ لکھا گیا ہے اور بہت کچھ کہا جاتا رہے گا۔ سوائے اس کے کہ ہمارے اعلیٰ حکام اس سلسلے میں سنجیدگی سے غور کریں۔

باقی صفحہ ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرم مبارک احمد صاحب نذیر

مربی مغربی کینیڈا حال کیلگری لکھتے ہیں:

مکرم ومحترم

عرصہ سے آپ کو خط لکھنے کا سوچ رہا تھا۔ گھر میں اکثر آپ کا ذکر ہوتا رہتا ہے ۸ جون ۱۹۹۳ء کا الفضل یہاں کل پہنچا۔ جب کبھی آپ کے خلاف ایک اور "پرچہ"، کی خبر پہنچتی ہے تو میں گھر میں اعلان کرتا ہوں کہ ANOTHER FEATHER IN THE HAT OF OUR MAULANA اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کی اولاد کو ان بے لوث خدمات کا اجر عظیم عطا فرمائے اور آپ کے اداریے اور مضامین مثلاً کاغذی ہے پیرہن "، پڑھتے ہیں تو ایسے معلوم ہوتا ہے کہ آپ سامنے بیٹھے گفتگو فرما رہے ہیں۔

۸ جون کے اخبار میں آپ نے ایک کامیاب داعی الی اللہ مسٹر حمزہ اکونو کا ذکر کیا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ جب یہ غانا میں یعنی گولڈ کوسٹ میں ہمارے سالٹ پونڈ کے سکول میں مدرس تھے۔ ان دنوں مکرم و محترم ابا جی (حضرت مولانا نذیر احمد صاحب علی) نے مجھے تعلیم کی غرض سے محترمی حمزہ اکونو کے سپرد کیا ہوا تھا۔ آپ کو یاد ہوگا پتلا جسم لمبا قد چہرے پر انکساری آواز بلند رنگ قدرے نکھرا ہوا۔ عاجز کو یہ شرف حاصل ہے کہ میں نے کم و بیش دو سال ان سے انگریزی زبان سیکھی ہے مجھے ان کی ایک تقریر DEMOCRACY AND AUTOCARACY یعنی ڈکٹیٹرشپ کے موضوع پر اب بھی یاد ہے۔ بہت منکسر المزاج بزرگ تھے۔ سلسلہ اور مربیان کے ساتھ والہانہ عشق تھا۔ کل جب سے میں نے آپ کا مضمون پڑھا ہے ان کے لئے دعا کا موقع ملا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

۱۹۶۳ء میں جب خاکسار پہلی مرتبہ سیرالیون بطور ٹیچر گیا۔ تو راستہ میں دو دنوں کے لئے لیگوس بھی ٹھہرا۔ ان دنوں آپ بیگم صاحبہ کے ساتھ نائیجیریا میں متعین تھے۔ جب خاکسار نے آپ کو ائرپورٹ سے مشن ہاؤس فون کیا تو آپ نے فرمایا کہ "میں چالیس منٹ میں پہنچ رہا ہوں۔ کچھ دیر کے بعد آپ ایک سفید واکس ویگن میں پہنچ گئے۔ اور مجھے مشن ہاؤس جو ان دنوں 1 DUMAG BO AVE پر واقع تھا لے گئے۔ مجھے سفر اور گھبراہٹ کی وجہ سے تیز بخار ہو گیا۔ آپ نے سب سے پہلے مجھے کونین کا ڈوز دیا جو اگلے بائیس تئیس سال افریقہ کے قیام کے دوران ملیریا کی وجہ سے برابر استعمال کرتا رہا۔ پھر آپ نے میرے لئے کھانے کے ساتھ زردہ تیار کروایا بخار کی وجہ سے میں نے معذرت کی تو آپ نے فرمایا "مبارک کھالو سیرالیون میں نہیں ملے گا"۔ اب مجھے یاد نہیں وہ زردہ تھا یا حلوہ بہرحال آپ کی شفقت کی مٹھاس اچھی طرح یاد ہے۔

اسی روز شام کو آپ مجھے (بیت) لے گئے راستہ میں آپ نے مجھے ہدایت فرمائی کہ نماز کے بعد آپ نے انگریزی زبان میں تقریر کرنی ہے مجھے تقریر کرنے کا ہرگز ملکہ نہ تھا اور میں نے تقریر کرنے سے انکار کر دیا آپ نے فرمایا آپ سیرالیون جا رہے ہیں اور مولوی صاحب کے بیٹے ہیں۔ آپ نے تو زندگی میں بہت سی تقریریں کرنی ہوں گی۔ اس لئے جو کچھ بھی ذہن میں ہے بغیر کسی تکلیف یا بناوٹ کے کہہ ڈالو۔ سامعین میں میرے استاد مسٹر حمزہ اکونو بھی تھے جن کی وجہ سے مجھے بات کرنے میں اور بھی حجاب تھا۔ وہ میری انگریزی زبان میں پہلی تقریر تھی۔ نہ معلوم کیا کہہ گیا۔ اتنا یاد ہے کہ میرے دونوں استاد یعنی حمزہ اکونو صاحب اور آپ نے فرمایا کہ تقریر اچھی کی ہے۔ خاکسار سمجھتا ہے کہ آپ کی حوصلہ افزائی تھی جس کی وجہ سے مجھے اپنے آپ پر اعتماد ہو گیا اور اب تک اس تیس ۳۰ سالہ دور میں خاکسار نے ہزاروں مرتبہ انگریزی میں تقریریں کی ہوں گی۔ بہرحال "گڑتی" آپ نے ہی دی تھی۔ شاید وہ زردہ یا حلوہ تھا جو گڑتی بنا۔

تقریر کے بعد میں نے ایک عجیب ماجرا دیکھا۔ سارے سامعین ایک دوسرے سے کچھ ہٹ کر بیٹھ گئے اور آپ کا جاری کردہ اخبار THE TRUTH اس کا ایک بڑا بنڈل درمیان میں رکھ لیا اور تمام افریقن بھائیوں نے اس کو پیک کرنا اور پتے اور ٹکٹیں لگانے کا کام شروع کر دیا قریباً ایک گھنٹہ میں یہ کام مکمل ہوا تو راستے میں مشن ہاؤس جاتے ہوئے آپ نے وہ تمام اخبار ڈاک خانہ کے سپرد کئے۔

اس کے بعد چار سال آپ کے ساتھ سیرالیون میں کام کرنے کا موقع ملا بہت سے انتظامی امور میں نے آپ سے سیکھے ہیں

پاکستان سے روانگی سے قبل ۱۹۶۳ء میں خاکسار کی اپنے ماموں مکرم شیخ عبدالقادر صاحب "محقق" سے گفتگو ہو رہی تھی تو انہوں نے ایک کتاب GOD ALLAH AND JUJU کا ذکر کیا اس کتاب کے مصنف ایک UNITARIAN منسٹر مسٹر جیک مینڈلسن تھے۔ اس کتاب میں متعدد بار آپ کا نام لے کر اور آپ کے ریڈیو نائیجیریا سے خطابات کا حوالہ دے کر بتایا گیا کہ کس طرح .... افریقہ میں تیزی سے مقبول ہوتا جا رہا ہے۔ پھر اس کتاب میں آپ کی طرف سے ڈاکٹر بلی گراہم مشہور عیسائی مناد کو چیلنج کا بھی ذکر تھا۔ لیگوس میں اپنے مختصر قیام میں جب میں نے اس کتاب کا ذکر کیا تو آپ نے اس کتاب کے بارے میں لاعلمی کا اظہار فرمایا چنانچہ ہم دونوں "KINGS WAY" بک شاپ پر گئے۔ جہاں سے ہمیں یہ کتاب مل گئی۔

متعدد دعوت الی اللہ دوروں میں آپ کے ساتھ رہا ہوں۔ اور آپ کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ اپنے تصور میں جب بھی میں آپ کو دیکھتا ہوں تو ہاتھ میں پین اور سامنے کاغذ دکھائی دیتا ہے۔ پھر آپ کا اخبار NEWS AND VIEWS کا لکھنا اکثر اوقات خود ہی ٹائپ کرنا اور اگر کوئی میرے جیسا خادم قریب نہ ہو تو خود ہی اس کو سائیکلو سٹائل کرنا پھر آپ کا ایک رات میں تین تین چار چار انگریزی میں نظمیں لکھ ڈالنا۔ یقیناً ایسی یادیں ہیں جن کی وجہ سے مجھے آپ سے دلی محبت ہے اور دعا گو ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عظیم عطا فرمائے انگریزی میں نظمیں لکھتے ہوئے میں حیران ہوا کرتا تھا کہ نہ تو ڈکشنری پاس ہوتی ہے اور نہ ہی کوئی THESAURUS آپ نے نظموں کے مجموعہ کو بہت عمدہ نام دیا تھا یعنی SONGS OF SOUL میں نے آپ کو امن کی حالت میں بھی دیکھا ہے اور پھر کرائسز کی حالت میں بھی آپ سلسلہ کے ایک بہادر اور نڈر منادی ہیں۔

کینیڈا میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سیٹلائٹ پر خطبات آنے کی وجہ سے ایسے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ملک بھی لندن کا کوئی حصہ ہے۔ کیلگری شہر میں کم و بیش تیس ہزار اردو بولنے اور سمجھنے والے لوگ موجود ہیں۔ ہر ہفتہ کے روز حضور انور کا خطبہ من وعن کیلگری ٹی وی پر ایک گھنٹہ کے لئے دکھایا جاتا ہے اس کی وجہ سے بہت سے غیر از جماعت لوگوں کو احمدیت کے ساتھ دلچسپی پیدا ہوئی ہے۔ کینیڈا کے دوسرے بڑے شہروں میں کوشش کی جا رہی ہے کہ خطبات لوکل چینلز پر دکھائے جائیں۔ کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ خاکسار کی طرف سے بیگم صاحبہ کو بہت بہت سلام۔

میری بیگم صاحبہ بھی سلام کہہ رہی ہیں

بقیہ: ص ۳

میں ایک دفعہ پھر اس پروگرام کے میزبانوں اور اس کے کارکنوں کو ایسا اچھا پروگرام پیش کرنے پر مبارکباد دیتا ہوں۔

یہ خط راولپنڈی سے لکھا گیا ہے

دی نیوز انٹرنیشنل

۲ ۔ جون ۔ ۱۹۹۳ء

دی نیوز انٹرنیشنل کے ۲ جون ۱۹۹۳ء کے شمارے میں خطوط کے کالم میں خالد نصیر الدین لکھتے ہیں کہ میں چاہتا ہوں کہ تمام ان لوگوں کو اس بات کی اطلاع دوں جو بوسنیا کے یتیم بچوں کو لے پالک بنانا چاہتے ہیں کہ اب لے پالک بنائے جانے کے لئے کوئی بچے موجود نہیں ہیں۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ کسی مسلمان ملک نے بوسنیا جو جنگ میں گھرا ہوا ہے کو یہ تجویز پیش نہ کی تھی کہ ان بچوں کو وہ لے پالک بنانے کے لئے لینا چاہتے ہیں جس کے نتیجہ میں بہت سے بچے ایسے گھروں میں چلے گئے جو غیر مسلم لوگوں کے ہیں ابو عبدالعزیز جو مسلم فورسز کے چیف کمانڈر ہیں (یہ ایک بوسنیا کی جہادی تنظیم ہے) ۲۵ ... بچے مشنری سکولوں میں ہیں اور گرجوں میں بھی اور وہاں ان کی برین واشنگ کی جا رہی ہے۔ نہیں کہا جا سکتا کہ کن لوگوں کے مفادات کے لئے۔ ان برے اعمال کے علاوہ یورپی لوگوں کے متعلق کہا جاتا ہے کہ انہوں نے اسے ایک بزنس بنا لیا ہے جس سے انہیں خاصا فائدہ ہوا ہے۔ وہ ان بچوں کو ان لوگوں کے پاس بیچ دیتے ہیں جن کے ہاں اولاد نہیں ہے انہوں نے بہت سے بچے جن کے ماں باپ ابھی زندہ تھے۔ انہیں بھی لے کر اسی طرح بیچ دیا اور جو رقم انہیں ملتی ہے اس کا ایک حصہ وہ صرب لوگوں کو لڑائی جاری رکھنے کے لئے دے دیتے ہیں۔ مجھے یہ اطلاع ایک پاکستانی طالب علم سے ملی جس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے موستار میں مہاجرین کے لئے کام کیا تھا موستار ایک ایسی جگہ ہے جو بوسنیا میں کروٹس نے قبضے میں لے رکھی ہے وہ وہاں ہمیں یہ بتانے کیلئے گئے تھے کہ وہ یہ بتائیں کہ وہاں کے حالات کیا ہیں۔ اور اس کے علاوہ ان کے لئے مزید فنڈ اکٹھا کرنے کی

Bosnian orphans

From Khalid Naseeruddin

I hereby wish to inform all those who were desirous of adopting Bosnian orphans that these children are no longer available for adoption.

The reason is that, first of all, no Muslim country approached the war-torn country for adoption of these orphans during the early stages of war, owing to which several of the children found their way into the homes of non-Muslim parents. According to Abu Abdul Aziz the chief commander of "Muslim Forces" (a jehad organisation of Bosnia) 25,000 children are said to be in missionary schools and churches being brainwashed to serve the interest of whom, we know best.

Besides these evil acts, the Europeans are reported to have made it a profitable business by selling these children to childless couples. They even took several children whose parents were still alive. Part of the money they received was pumped into the Serbs' war machinery. How callous can one get?

I received this information from a Pakistani student working for refugees in Mostar, a Croat-controlled town in Bosnia. He was there to apprise us of the latest situation prevailing there and also to appeal for funds.

So the Bosnian President Alija Izetbegovic imposed a ban on adoption. Also because as a Bosnian official said, these children were the future generation of Bosnia and if they give them up for adoption, what would they have left in their own country after the war is over?

The latest news release from Makkah-tul-Mukarramah reports the evil Israeli plan to adopt these orphans in the thousands and to brainwash them to be eventually used against Muslims. A conspiracy is under progress right under our very noses. The children which would be arriving here in Pakistan, numbering about 500, will be housed in the former Afghan buildings near Peshawar, which have been renovated with the help of several social welfare agencies. Their policy is that you can sponsor a child but cannot adopt it.

As for myself, I would continue to do whatever I can in my humble capacity to help them. I advise you to do the same. I wish to thank all those who approached me in person or through correspondence for this noble cause.

Karachi

The News International, Wednesday, June 2 , 1993

اپیل کریں۔ اس لئے بوسنیا کے صدر عالی جاہ عزت بیگووچ نے ایک اعلان عام جاری کیا ہے جس کے ذریعے اس بات پر پابندی لگادی گئی ہے کہ بوسنیا کے بچوں کو لے پالک نہ بنائیں اسی طرح بوسنیا کے ایک سرکاری افسر نے کہا کہ یہ بچے ہماری آئندہ نسل ہیں اور اگر دوسرے لوگ ان کو لے پالک بنالیں تو جنگ کے بعد ہم لوگ کیا کریں گے۔ ہماری نسل کہاں سے آئے گی۔ حال ہی میں جو اطلاعات ملی ہیں اور یہ اطلاعات مکہ مکرمہ سے موصول ہوئی ہیں کہ اسرائیل نے بھی یہ سکیم بنائی ہے کہ وہ ان بچوں کو ہزاروں کی تعداد میں لے اور ان کی برین واشنگ کرے تاکہ بعدازاں انہیں مسلمانوں کے خلاف استعمال کیا جا سکے۔ اس طرح ایک سازش تیار ہو رہی ہے۔ یہ بچے جو پاکستان آئیں گے ان کی تعداد ۵۰۰ ہے انہیں افغان بلڈنگز میں رکھا جائے گا جو پشاور کے قریب ان کے لئے بنائی گئی ہیں۔ ان عمارتوں کی مرمت کی گئی ہے اور ان پر سفیدی بھی کی جاچکی ہے اور ایسا سماجی ایجنسیوں کی مدد سے کیا جاسکا ہے۔ اب اس سلسلے میں پالیسی یہ ہے کہ آپ ایک بچے کی مدد کرنے کا ذمہ تو لے سکتے ہیں۔ لیکن اسے لے پالک نہیں بنا سکتے۔ جہاں تک میرا اپنا تعلق ہے میں جو کچھ مجھ سے ہوگا ان لوگوں کی مدد کے لئے کرتا ہوں گا۔ میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ آپ بھی ایسا ہی کریں۔ جن لوگوں نے مجھ سے اس خیال کا اظہار کیا ہے۔ میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ چاہے انہوں نے مجھ سے خطوط کے ذریعے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہو یا مجھ سے مل کر۔

یہ خط کراچی سے لکھا گیا۔

مستحق یتامیٰ یا اُن کے ورثاء توجہ فرمائیں

حضورِ انور کے ارشاد کے تحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا اُن کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

اُمراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشاندہی کرکے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا اُن کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی دارالضیافت ربوہ

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــ نون سین

سری لنکا کی امداد

سری لنکا کے وزیر اعظم نے مغربی ممالک اور جاپان کا شکریہ ادا کیا ہے کہ انہوں نے ۱۹۹۳ء کیلئے سری لنکا کو پچاس کروڑ ڈالر کی مدد دینے کا وعدہ کیا ہے۔ وہ وعدہ اس وقت کیا گیا جب عالمی بنک نے سری لنکا کی جو ایڈ گروپ کی سالانہ میٹنگ تھی وہ ختم ہونے والی تھی۔ سری لنکا کے اقتصادی اصلاحات اور بہبود کے پروگراموں کو سراہا گیا اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ ایک لمبے عرصے سے جو خانہ جنگی جاری ہے اسے ختم کیا جائے۔ وکرمے سنگھے نے بتایا کہ وہ بہت خوش ہیں کہ نتیجہ ان کے حق میں نکلا ہے۔ اور کہ جتنی ہمیں امید تھی اس سے زیادہ ہمیں امداد مل جائے گی۔ اس گروپ نے سری لنکا کی اقتصادی ترقی کو سراہا اس ترقی کا اس عرصے سے تعلق ہے جب وہ گذشتہ فروری ۱۹۹۲ء میں آپس میں کانفرنس کے لئے ملے تھے۔ اور کہا گیا ہے کہ باوجود انتہائی مشکل حالات کے سری لنکا نے ترقی کی ہے۔ البتہ سری لنکا کی حکومت کو تلقین کی ہے کہ وہ مزید اصلاحات کے لئے پوری کوشش کرے تاکہ سری لنکا کی اقتصادیات کا نظام بہتر ہو سکے۔ عالمی بنک کے مسٹر پال نے جنہوں نے اس میٹنگ کی صدارت کی تھی کہا کہ ہم سری لنکا سے کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے جو کچھ اب تک کیا ہے اس سے بھی بہتر کارکردگی دکھائیں اور ان کی کامیابیاں ناممکن کی حد تک نظر آئیں۔ یعنی ان کی کامیابیاں اتنی زیادہ ہوں کہ لوگ کہیں کہ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہو سکتا تھا۔ بنک کے یوروپین آفس میں ۱۳، مدد دینے والوں نے ۸۴۰ ملین ڈالر کی امداد کا وعدہ کیا۔ اس بیان میں کہا گیا ہے کہ امداد دینے والے ملکوں کے نمائندے اور انکی حکومتوں نے اس بات سے اتفاق کیا ہے کہ سری لنکا میں سب سے زیادہ ترجیح امن وامان کو دی جانی چاہیئے۔ تامل ٹائیگر جو ایک علیحدگی پسند گروپ ہے جسے لبریشن ٹائیگرز آف تامل ایلم کہتے ہیں نے ایک چھوٹی سی گوریلا مہم کا آغاز کیا ہے تاکہ وہ تامل ہوم لینڈ حاصل کر سکیں۔ اور اس طرح آزادانہ زندگی بسر کریں۔

مدد دینے والے گروپ کے بیان میں کہا گیا ہے کہ انہوں نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ سری لنکا کے صدر راناسنگھے پریماداسا اور حزب اختلاف کے لیڈر للتھ آتھولا تھونوڈانی LALITH ATHULA THNUDANI کو گذشتہ دنوں ہلاک کر دیا تھا۔ انہوں نے سری لنکا کے لوگوں اور حکومت کو اس بات پر مبارکباد دی کہ ان مواقع پر انہوں نے نہایت سیاسی بالغ نظری سے کام لیا۔

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۸۹۴۰ میں میاں رضوان مسعود صاحب ولد میاں مسعود احمد صاحب قوم ارائیں بپیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲-۶-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اسی وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ گھڑی کلائی مالیتی /۲۵ ڈالر کینیڈین اسی وقت مجھے مبلغ /۶۱۸ ڈالر کینیڈین ماہوار بصورت گذارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو

باقی ص۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ثناء اللہ بلتستانی

فرقہ واریت کے خاتمہ کی ضرورت

کسی بھی ملک کی ترقی و خوشحالی کے لئے لازمی ہے کہ اس ملک کے عوام میں محبت و اتفاق اور یکجہتی قائم ہو۔ لوگوں کے آپس میں اتفاق و اتحاد کے بغیر نہ کسی ملک میں امن و آشتی کی فضا قائم ہوسکتی ہے اور نہ ہی وہ ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہوسکتا ہے۔ اس لئے قرآن کریم میں ارشاد خداوندی ہے۔

"اور تم سب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ میں نہ پڑو اور اللہ کا احسان جو اس نے تم پر کیا ہے یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ اس نے تمہارے دلوں میں محبت پیدا کردی جس کے نتیجے میں تم اس کے احسان سے بھائی بھائی بن گئے۔" (آل عمران آیت ۱۰۴)

اس ارشاد خداوندی کے بعد اسلام میں تفرقہ بازی کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی لیکن بدقسمتی سے فرقہ واریت ہمارے ملک میں کچھ زیادہ ہی سنگین صورت اختیار کرگئی ہے۔ اور اس کے نتیجے میں بظاہر وہ کام جو کہ اسلام کے تمام فرقوں کا بنیادی فریضہ ہے یعنی لوگوں کو نیکی کی طرف بلانا نیک باتوں کی تعلیم دینا بدی سے روکنا کوئی بھی فرقہ سرانجام نہیں دے رہا مختلف فرقے ایک دوسرے سے ذاتی رنجشوں، بغض و عناد اور جھگڑوں میں یوں الجھے ہوئے ہیں کہ انہیں نہ ہی اسلام کا خیال ہے اور نہ ہی اسلام کی عزت کا۔ ہر فرقہ کسی دوسرے فرقے پر کوئی نہ کوئی "گند" اچھال رہا ہے، الزام تراشیاں کی جارہی ہیں، مسجدوں سے تقریروں کے ذریعے اشتہارات کے ذریعے ہر فرقہ کسی دوسرے فرقے کوترس رہا ہے، ایک دوسرے پر باقاعدہ حملے ہورہے ہیں۔ اس طرح نہ صرف ملک کا امن و امان تباہ ہورہا ہے بلکہ آہستہ آہستہ ہماری نئی نسل بھی اس فرقہ واریت کی بھینٹ چڑھ رہی ہے۔ علامہ اقبال کے بقول

فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں

جب خدا تعالیٰ نے خود قرآن کریم میں خدا اور اس کے آخری رسول حضرت محمدؐ پر ایمان لانے والوں کے لئے مسلمان نام تجویز فرمادیا ہے تو پھر وہ کون لوگ ہیں جو مختلف ناموں سے گروہ اور فرقے بنا کر دینِ خداوندی کا شیرازہ بکھیر رہے ہیں۔

موجودہ ملکی حالات کے پیشِ نظر فرقہ واریت کے خاتمے کی اشد ضرورت ہے۔ فرقہ واریت کے خاتمے کے ساتھ نہ صرف امن و امان کا مسئلہ بھی کافی حد تک حل ہوجائے گا بلکہ اس سے ہمیں دیگر بہت سے قومی اور بین الاقوامی مسائل اور معاملات پر بھی توجہ دینے کا موقعہ مل جائے گا۔

بانئ پاکستان حضرت قائداعظم محمد علی جناح رح بھی فرقہ واریت کے سخت خلاف تھے۔ ایک مرتبہ آپ نے فرمایا۔

"اب مسلمانوں کی نجات اس میں ہے کہ وہ متحد ہوجائیں، وہ شیعہ، سنی اور وہابی کے امتیازات کو بالائے طاق رکھ دیں، وہ صوبائی تعصب کو بھی خیرباد کہیں دیں۔ بعض مسلمان کہتے ہیں کہ وہ پنجابی ہیں اور بعض اپنے تئیں بنگالی کہتے ہیں۔ ایسا طریق فکر مسلمانوں کے لئے سخت مصیبت کا باعث بنے گا۔ ہم صرف اسلام کے خادم ہیں۔"

قیام پاکستان کے لئے بھی برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں نے فرقہ بندیوں سے بالاتر ہوکر صرف اور صرف اسلام کے نام پر متحد ہوکر جدوجہد کی تھی اگر برصغیر کے مسلمان اس وقت بھی فرقہ واریت کی لعنت میں مبتلا رہتے تو پاکستان کا قیام ناممکن تھا۔

اب ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ایک دوسرے کی چھوٹی چھوٹی غلطیوں کو بھول جائیں اور صرف اور صرف اسلام کے وقار اور استحکام پاکستان کی خاطر متحد ہوجائیں۔ فرقہ واریت کے خاتمے کے لئے مندرجہ ذیل باتیں کارگر ثابت ہوسکتی ہیں۔

۱.... فرقہ واریت پھیلانے والوں کی سختی سے حوصلہ شکنی کی جانی چاہیئے۔

۲.... فرقہ واریت پر مبنی جلسے جلوسوں کی بجائے زیادہ سے زیادہ امن عامہ انسانیت کی فلاح و بہبود، جہالت کے خاتمے، منشیات کی لعنت کے خلاف اور قومی یکجہتی کے لئے جلسے کانفرنسیں اور سیمینارز منعقد کروانے چاہئیں جن میں مختلف جماعتوں کے سرکردہ رہنماؤں کو بلایا جائے جن میں اسلام اور پاکستان کی باتیں ہوں، امن و آشتی کی باتیں ہوں، محبت و بھائی چارے کی باتیں ہوں اور انسان دوستی کی باتیں ہوں۔ اس سلسلے میں قومی اخبارات بہت ہی اہم کردار ادا کر سکتے ہیں وہ قومی یکجہتی پر کانفرنس کرائیں تو فرقہ واریت کے خاتمے کے لئے یہ بہت ہی مفید ثابت ہوگا۔

۳.... فرقہ واریت پر مبنی لٹریچر کو ضبط کیا جانا چاہیئے اور ایسے لٹریچر پھیلانے والوں کے خلاف سخت کارروائی ہونی چاہیئے۔

۴.... ملک بھر میں فرقہ واریت پر مبنی اشتہارات لکھنے اور لگانے کی سختی سے ممانعت ہونی چاہیئے۔

۵.... تنبیہہ کے باوجود بھی مذہبی منافرت پھیلانے والوں کو سزائیں ہونی چاہئیں تاکہ فرقہ واریت پھیلانے والوں کی حوصلہ شکنی ہوسکے۔

(روزنامہ خبریں ۲۴ مئی ۱۹۹۳ء)

بقیہ: صفحہ ۵

بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ میاں رضوان مسعود ٹورانٹو کینیڈا۔ گواہ شد نمبر۱۔ محمد سلیم کینیڈا وصیت نمبر ۲۵۰۸۱۔ گواہ شد نمبر۲۔ میاں محمد نعیم وصیت نمبر ۲۳۹۸۰ کینیڈا۔

مسل نمبر ۲۸۹۴۱ میں بشرہ صالح زوجہ صالح محمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹-۳-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) حق مہر -/۳۵۰۰۰ روپے نقد (۲) زیور طلائی ۵ تولہ مالیتی -/۶۵۰ کینیڈین ڈالر۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۴۰۰ کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت گذارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ بشرہ صالح زوجہ صالح محمد مانٹریال کینیڈا۔ گواہ شد نمبر۱۔ پروفیسر محمد طفیل۔ گواہ شد نمبر۲۔ صالح محمد وصیت نمبر ۲۲۳۰۰ خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۸۹۴۲ میں نبیلہ اسحاق بنت محمد اسحاق صاحب۔ قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵-۱-۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ کینیڈین ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ نبیلہ اسحاق کینیڈا۔ گواہ شد نمبر۱۔ عزیز الرحمٰن حافظ زادہ ولد حافظ غلام حسین کینیڈا وصیت نمبر ۲۰۷۴۲۔ گواہ شد نمبر۲۔ پروفیسر محمد طفیل وصیت نمبر ۱۳۱۵۳۔

مسل نمبر ۲۸۹۴۳ میں انجم عزیز ولد افتخار احمد عزیز قوم پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۹۹۱-۸-۳۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰/- کینیڈین ڈالر ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
العبد۔ انجم عزیز کینیڈا۔ گواہ شد نمبر ۱۔ عزیز الرحمٰن حافظ زادہ وصیت نمبر ۲۴۲۰۷۔ گواہ شد نمبر ۲۔ پروفیسر طفیل محمد وصیت نمبر ۱۳۱۵۳۔

بقیہ: صفحہ ۱ کالم ۳

آپ اس میں بطور ممبر رکھے گئے۔ بعد ازاں ۱۹۶۷ء میں آپ اس کے صدر بنائے گئے اور ۱۹۷۰ء تک صدر رہے۔ ۱۹۷۱ء تا ۱۹۷۵ء آپ اس کے نائب صدر رہے، پھر ۱۹۷۶ء سے تا وفات صدر کے عہدہ پر فائز رہے۔

آپ کی وفات ایک قومی سانحہ ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ جیسا رفقاء کا رنگ رکھنے والے بہت سارے وجود جماعت کو عطا فرمائے۔

ہم حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ سے اور حضرت شیخ صاحب کے تمام اعزہ سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام لواحقین کو صبر جمیل دے۔

منجانب ممبران مجلس افتاء

بقیہ: صفحہ ۱

گولڈ میڈل اور دس ہزار روپے نقد دینے کا اعلان کیا گیا ہے۔

یہ گولڈ میڈل اور نقد انعام اسلام آباد میں اس ماہ منعقد ہونے والی ایک تقریب میں دیا جائے گا۔ امید ہے کہ اس تقریب کے مہمانِ خصوصی وزیراعظم پاکستان ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز طالب علم موصوف کے لئے اور جماعت احمدیہ کے لئے مبارک کرے اور آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

وکیل التعلیم
تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ

اہلِ ربوہ کی توجہ کے لئے

اہالیانِ ربوہ کی توجہ کے لئے یہ نوٹ الفضل میں شائع کروا رہا ہوں اس امید کے ساتھ کہ تمام قارئین کا تعاون تزئین ربوہ کمیٹی کو حاصل ہوگا۔

جیسا کہ احباب جانتے ہیں کہ تزئین ربوہ کمیٹی ربوہ کی صفائی کے لئے مسلسل کوشاں ہے۔ لیکن ان کوششوں کے سو فیصد نتائج اس وقت تک نہیں نکل سکتے جب تک اہالیانِ ربوہ کا تعاون حاصل نہ ہو۔

یہ بات انتہائی تکلیف کے ساتھ لکھ رہا ہوں کہ باوجود اس کے کہ جن علاقوں میں فلتھ ڈپو (گند پھینکنے کی جگہیں) بنے ہوئے ہیں وہاں بھی گند ان کے اندر نہیں پھینکا جاتا بلکہ باہر پھینکا جاتا ہے اور کوئی احساس نہیں ہوتا۔ حالانکہ چند قدم چل کر وہ گند فلتھ ڈپو میں بھی ڈالا جا سکتا ہے تاکہ وہاں سے روزانہ اٹھایا جا سکے اور باہر گند نہ پڑے۔ اگر صرف اس امر کی طرف توجہ دی جائے تو وہ محلے ضرور بالکل صاف ہو جائیں گے جہاں اس وقت تک یہ فلتھ ڈپو بن چکے ہیں۔

قبل اس کے کہ مزید کچھ لکھوں خلاصۃً ان بعض موٹے موٹے کاموں کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو اس وقت تک تزئین ربوہ کمیٹی کر چکی ہے۔

I۔ ربوہ کی صفائی کے نکتہ نظر سے ایک مسئلہ ایسی جگہوں کا ہے جہاں گھروں یا دوسری مختلف جگہوں سے پانی اکٹھا ہو کر راستوں کو خراب کر دیتا ہے۔ اس سلسلہ میں مختلف محلہ جات میں ۷۳۶۹ فٹ چھوٹی اور بڑی نالیاں بنا کر بہت سی ایسی جگہوں سے اس مسئلہ کو ختم کر دیا گیا ہے۔

II۔ دوسرا مسئلہ بہت سے محلوں میں سڑکوں کی ناگفتہ بہ حالت تھی اور اہالیانِ ربوہ کے لئے بہت سی مشکلات تھیں اگرچہ سڑکوں کو ٹھیک کرنے کا کام بلدیہ کمیٹی کا ہے لیکن ان کی مسلسل بے حسی اور عدم تعاون اور عدم توجہ کی وجہ سے یہ بار بھی اہالیان ربوہ پر پڑتا ہے کہ وہ وقارِ عمل وغیرہ کے ذریعہ سے سڑکوں کو ٹھیک کریں۔ اس سلسلہ میں تزئین ربوہ کمیٹی نے جو کام کیا ہے اس میں دو فرلانگ پچانوے گز لمبی مختلف سڑکیں درست کر کے قابلِ استعمال بنائی ہیں اس کے علاوہ ربوہ کے ۱۴ پلاٹس جن کا رقبہ گیارہ ایکڑ سات فرلانگ بنتا ہے ان کو ٹھیک کروا کے ان کی تزئین کروائی گئی ہے۔ پچھلے دو سالوں میں تزئین ربوہ کمیٹی کی تحریک پر ربوہ میں تین ہزار وقارِ عمل ہو چکے ہیں۔ اس عرصہ میں ۸۰۰۰ سے زائد پودے لگوائے گئے ہیں اور ایک بہت ضروری کام جو تزئین کمیٹی نے کیا ہے وہ یہ کہ دارالرحمت کے محلہ جات، دارالصدر کے محلہ جات، فیکٹری ایریا، دارالفضل اور دارالبرکات میں ۴۲ بڑے سائز کے فلتھ ڈپو مختلف جگہوں پر بنائے گئے ہیں جہاں سے روزانہ تزئین ربوہ کمیٹی کے دو ریڑھے گند اٹھاتے ہیں۔ تزئین کمیٹی نے جو کام اب تک کئے ہیں ان میں سے صرف چند کاموں کی جھلکیوں کا ذکر اس لئے کیا ہے کہ بعض دفعہ ایسا ذکر کرنا بہتر نتائج پیدا کرتا ہے

کم از کم ان محلہ جات میں تو گند نہیں پڑنا چاہیئے تھا جہاں گند کو اکٹھا کرنے اور باقاعدہ اٹھوانے کا انتظام تزئین کمیٹی ربوہ نے کیا ہوا ہے۔ پھر ایسا کیوں ہوتا ہے کہ باوجود ان کوششوں کے سڑکوں اور گھروں کے باہر گند نظر آتا ہے۔ اس کی ایک وجہ یہی ہے کہ اہالیانِ ربوہ کی طرف سے جیسا تعاون ملنا چاہیئے تھا وہ نہیں ملا۔

امید ہے کہ اب احباب اور لجنہ اس طرف خاص توجہ دیں گی اور آئندہ سے ایسا نہیں ہوگا۔ اب اللہ نے چاہا تو دوسرے محلوں میں بھی فلتھ ڈپو بن رہے ہیں اور آہستہ آہستہ تمام ربوہ میں یہ نظام پھیل جائے گا۔ اسی طرح اس وقت جو تزئین کمیٹی کے دو ریڑھے گند اٹھا رہے ہیں جب کام بڑھ جائے گا تو اس انتظام میں بھی اور وسعت پیدا کر دی جائے گی۔

براہ کرم آپ نہ صرف یہ کہ تزئین کمیٹی ربوہ سے تعاون کریں بلکہ ہر گھر کو چاہیئے کہ اپنے گھر اور اپنے ماحول کو صاف رکھے اور روزانہ اس مقصد کے لئے گھر والے کچھ نہ کچھ وقت دیں اب پودوں کا موسم بھی آرہا ہے اس وقت ہمارے پاس گلشن احمد نرسری میں ۳۰۰۰۰ مختلف پودے تیار ہیں جو بہت کم قیمت پر وہاں سے مل سکتے ہیں۔

مجھے صرف آپ کے تعاون ہی کی ضرورت نہیں بلکہ آپ کے مشورہ کی بھی ضرورت ہے کہ کس طرح اس کام کو بہتر بنایا جا سکتا ہے اس سلسلہ میں آپ جو بھی مشورہ دینا چاہتے ہوں یا آپ کا کوئی مسئلہ ہو تو صدر تزئین کمیٹی ربوہ کے نام خط لکھ کر خاکسار کو دفتر نظارت تعلیم میں پہنچا دیں۔

مجھے امید ہے کہ اگر ہم ایک دوسرے سے تعاون کرتے رہے تو اللہ نے چاہا تو ربوہ بہت جلد صاف ہو جائے گا۔ (عظمتوں والے اللہ کے سوا کوئی اس کی توفیق عطا نہیں کر سکتا)

مرزا انس احمد
صدر تزئین ربوہ کمیٹی

خالی آسامی

ڈیپارٹمنٹ آف ٹورسٹ سروسز بلاک نمبر بی۔ ۶ مرکز ایف۔ ۷، اسلام آباد میں بی کام امیدواروں سے اکاؤنٹنٹ کی آسامی کے لئے ۱۵ جولائی تک درخواستیں مطلوب ہیں۔ مزید تفصیلات روزنامہ جنگ راولپنڈی ایڈیشن مورخہ ۲۸ جون میں ملاحظہ فرمائیں۔

مہتمم خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

درخواستِ دعا

○ مکرم ناصر احمد محمود صاحب مربی سلسلہ ڈیریانوالہ ضلع نارووال کے والد مکرم سلطان احمد صاحب آف جڑانوالہ بعارضہ فالج مورخہ ۲۹ جون ۹۳ء سے شدید بیمار ہیں اور چٹھہ ہسپتال جڑانوالہ میں زیرِ علاج ہیں اور مسلسل بے ہوش ہیں

○ مکرم عبدالرحمٰن شاکر صاحب ربوہ کی اہلیہ صاحبہ کا دایاں پاؤں فرش پر سے پھسل جانے کے باعث بہت تکلیف دے رہا ہے۔ سوجن کم نہیں ہو رہی۔

احباب ان سب کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
شریف گولڈسمتھ
پروپرائیٹر:۔ حنیف احمد کامران
فون:۔ ۰۴۵۲۴-۶۴۹
اقصیٰ روڈ ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۸، جولائی۔ گذشتہ رات بارش ہوئی جس کا سلسلہ دن کو بھی جاری رہا۔ جس سے موسم خوشگوار ہو گیا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے نواز شریف اقتدار فوج کے حوالے کرنا چاہتے ہیں۔ ہم نے صدر سے کہا ہے کہ وہ قومی اسمبلی توڑ دیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے صدر سے کہا ہے کہ اگر وزیر اعظم اے پی سی کے مطالبے کے مطابق اسمبلی توڑ کر نئے الیکشن کا مشورہ نہیں دیتے تو وہ از خود ۵۸ (۲) (بی) کا استعمال کریں۔ صدر کو حالات کی سنگینی کا احساس ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر وزیر اعظم نے بحران کے حل کے لئے پیش رفت نہ کی اور صدر اور اپوزیشن سے محاذ آرائی جاری رکھی تو ملک میں مارشل لاء لگ سکتا ہے۔ انہوں نے اسلام آباد میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وزیر اعظم صوبوں میں ہارس ٹریڈنگ کی سرپرستی کر رہے ہیں۔

○ وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ بے نظیر سے سمجھوتے کے لئے امریکہ کا کوئی دباؤ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان اس قسم کے بیرونی دباؤ کو قبول نہیں کرے گا جس میں داخلی معاملات پر اثر انداز ہونے یا ڈکٹیٹ کرانے کی کوشش کی گئی ہو۔

○ سابق نگران حکومت میں شامل ۲۹، اراکین قومی اسمبلی کے خلاف نا اہلی کا ریفرنس دائر کر دیا گیا ہے۔ یہ ریفرنس سپیکر نے فوری طور پر چیف الیکشن کمشنر کو بھجوا دیا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ نگران حکومت میں شمولیت کے نتیجے میں یہ اراکین اپنی قومی اسمبلیوں کی نشستوں سے محروم ہو گئے ہیں۔ نگران حکومت میں شمولیت حکومت کی نوکری کرنا ہے۔

○ صدر مملکت نے پنجاب میں افسروں کے تبادلے روک دیئے ہیں۔ وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر منظور احمد وٹو نے پنجاب کے چیف سیکرٹری جاوید قریشی، آئی جی اصغر ملک، ڈی آئی جی لاہور اور کمشنر راولپنڈی کے تبادلوں اور معطلی کے بارے میں وفاقی حکومت کے احکامات پر عملدرآمد روکنے کی استدعا کی تھی۔ وفاقی حکومت نے ان افسروں کے احکامات پر عملدرآمد روک دیا تھا۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ مسٹر منظور احمد وٹو نے اسلام آباد آکر صدر مملکت، محترمہ بے نظیر بھٹو اور نوابزادہ نصر اللہ خان سے الگ الگ ملاقاتیں کیں انہوں نے صدر سے تقریباً پونے دو گھنٹے تک تبادلہ خیال کیا۔ انہوں نے غیر مشروط تعاون دینے پر محترمہ بے نظیر کا بھی شکریہ ادا کیا۔

○ وفاقی حکومت نے ملک دشمن سیاستدانوں صحافیوں اور ریٹائرڈ بیوروکریٹوں پر خصوصی عدالتوں میں مقدمے چلانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس فہرست میں ملک دشمن طاقتوں کا آلۂ کار بننے والے سابق سفارتکار بھی شامل ہوں گے۔ ان افراد کے خلاف یہ فیصلہ خفیہ ایجنسیوں کی طرف سے ٹھوس دستاویزی ثبوت فراہم ہونے کے بعد کیا گیا ہے۔ ایسے عناصر کے بھارتی خفیہ ایجنسی "را" سے روابط کے بھی ثبوت ملے ہیں۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے پنجاب اسمبلی توڑے جانے کے خلاف رٹ درخواست کی سماعت کے بارے میں کہا ہے کہ اس درخواست پر فیصلہ ۱۳۔ جولائی تک کر دیا جائے گا۔ چیف جسٹس نے دوران سماعت ریمارکس دیتے ہوئے کہا کہ ملک میں غیر قانونی کام کوئی اچنبھے کی بات نہیں۔ عدالت عالیہ نے حکم امتناعی کی درخواست مسترد کر دی۔ عدالت نے قرار دیا ہے کہ دس جولائی سے ان درخواستوں کی سماعت روزانہ ہو گی۔

○ آئی ایس آئی کے سابق سربراہ ریٹائرڈ جنرل حمید گل نے مارشل لاء کے بارے میں کہا کہ حالات بہت بگڑ جائیں تو کسی کو کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی پڑے گا۔

○ افغانستان کے دارالحکومت کابل میں زبردست فائرنگ کی اطلاعات ملی ہیں بی بی سی نے بتایا ہے کہ یہ لڑائی افغان مجاہدین کے دو گروپوں میں ہوئی جس میں ۵ افراد ہلاک اور ۱۰ زخمی ہو گئے۔

خوشخبری — گروپ ٹریول

لندن جانے والے دوستوں کیلئے۔ کراچی سے لندن سے کراچی

کا ارزاں ترین ٹکٹ حاصل کرنے کا بہترین موقعہ۔ ۱۰۔ جولائی تک بکنگ کروائیں
ان دوستوں کیلئے ۲۔ دن کا لندن سٹی ٹور کروایا جائے گا

آپ کی خدمت۔ ہمارا نصب العین

تفصیلات اور رابطہ کیلئے :۔ لطیف الرحمان

رومی ٹریولز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

کمرہ نمبر 14-7-6 ہوٹل مڈ ایسٹ داؤد پوتا روڈ۔ کراچی کینٹ سٹیشن

فون ۵۲۲۳۰۱ — ۵۱۵۱۶۱ ، ۵۲۲۶۵۱ ، ۵۱۵۲۰۹ — ۵۲۹۶۲۴

فیکس ۵۶۸۱۸۹۲

IATA — GOVT. LICENCE NO. 1329

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں

ہر قسم ڈش انٹینا

خریدنے کیلئے

قیمت ۱۳۵۰۰/- ڈش ۱۲ مع مکمل فٹنگ

نیو محمود ٹیلیویژن

۲۱۔ ہال روڈ۔ لاہور

فون :۔ ۳۵۵۴۲۲ — ۶۲۲۶۵۰۸

ہر سائز، ہر قسم فریج، ڈیپ فریزر، ٹی وی، واشنگ مشین بازار سے بارعایت خریدنے کے لئے

عثمان الیکٹرونکس

۱۔ لنک میکلوڈ روڈ۔ لاہور پر تشریف لائیں۔

فون نیا: ۶۲۲۳۲۰۴ ، ۶۲۳۱۶۸۰ ، ۶۲۳۱۶۸۱

فون پرانا: ~~۲۲۳۲۰۴ ، ۲۳۱۶۸۰ ، ۲۳۱۶۸۱~~

WANTED

ACCOUNTANT FOR TEXTILE MILL LOCATED IN RAIWIND.
THE CANDIDATE MUST HAVE:

* AT-LEAST FIVE YEARS EXPERIENCE IN A REPUTABLE SPINNING MILL IN SIMILAR POSITION.
* PASSED INTER C. A. OR ICMA PART III.
* B. COM WITH TEN YEARS RELEVANT EXPERIENCE MAY ALSO BE CONSIDERED.
* KNOWLEDGE OF COMPUTER WILL BE AN ADVANTAGE
* AGE UPTO MID FORTIES

ONLY THOSE WHO MEET THE ABOVE REQUIREMENTS AND WISH TO JOIN US MAY PLEASE CALL ON THE UNDERSIGNED WITH HANDWRITTEN APPLICATION, COMPLETE BIO-DATA AND COPIES OF TESTIMONIALS ON JULY 13, 1993 BETWEEN 2 TO 6 P. M

M. A. BHATTY,
SHAHNAWAZ TEXTILES LIMITED
83, SHAHRAH-E-QUAID-E-AZAM, (THE MALL) LAHORE.
TELE. NOS. 301670, 304741-3